ایوننگ کی تقریب میں انڈونیشی عورت کے ساتھ رقص کرتے ہوئے ادا کیا۔ مقام حیرت ہے کہ اس قبیح عمل پر کسی بھی ممبر اسمبلی نے احتجاج نہ کیا وہ اسمبلی اسلامائزیشن میں اپنا کیا کردار ادا کرے گی۔ جس کے اسپیکر کے کرتوت یہ ہوں۔ جس کی تصاویر اخبارات اور جرائد میں اسلام پسند لوگوں کا منہ چڑا رہی ہوں۔ وہ کیسی قانون سازی کروائے گا اسی طرح دوسرے ممبران سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ یہی حال وفاقی وزیر صنعت و ثقافت شیخ رشید احمد کا ہے۔ ان کا یہ فرمانا کہ میں نے مائیکل جیکسن وغیرہ کو اس لیے دعوت دی ہے تاکہ بنیاد پرست کا الزام لگانے والے یہ جان جائیں کہ ہم بنیاد پرست نہیں ہیں۔ اسلام سے بیزاری کا اس سے بڑھ کر شرمناک اظہار اور کس طرح ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اسلام سے اتنے ہی بیزار ہیں تو ایسے ملک میں انہیں ایک لمحہ بھی رہنے کا حق نہیں جو خالص اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ بلکہ شارجہ کرکٹ میچ کے دوران TV پر جو مظاہرے وزیر موصوف کے نشر ہوئے وہ بھی کسی اسلامی حکومت کے وزیر کے شایان شان نہیں۔

پنجاب اسمبلی کے ایک رکن مہدی حسن بھٹی کے بھائی نے جو کارنامے سرانجام دیے ان کی تفصیلات بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ یہ سب کچھ ایک اسی حکومت میں ہو رہا ہے جو اسلام کی دعویدار ہے۔

یہ صرف چند مثالیں ہیں۔ اگر ان کی تفصیل درج کریں تو اس کے لیے ایک خاص نمبر درکار ہے۔ پاکستان کے موجودہ وزیراعظم جناب نواز شریف صاحب اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ لیکن تادم تحریر انہوں نے بھی اس بارے میں کوئی واضح

موقف اختیار نہیں کیا۔ وہ کر بھی کیا سکتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ محض اپنے اقتدار کے تحفظ کیلئے انہیں یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑرہا ہے۔

سچ ہے کہ چہرے بدلنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم پورے نظام کو بدلیں۔ جب تک یہ مغربی طرز کا نظام جمہوریت مسلط ہے۔ اس سے گھناؤنے کردار سامنے آتے رہیں گے۔ اللہ کے خوف سے عاری یہ وزراء اسلامی قانون سازی کیا کریں گے۔ اور ان سے کیا توقع کی جاسکتی ہے۔

حالانکہ موجودہ حکومت مختلف دینی اور سیاسی جماعتوں کے اشتراک سے معرض وجود میں آئی اور ان کے آپس میں اشتراک کی وجہ اور مقصد ملک میں نفاذ اسلام ہے۔ مگر اب یہ ہدف پورا ہوتا نظر نہیں آرہا ہے۔ اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل دینی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور موجودہ حکومت کی اس روش پر سخت گرفت کریں اور اسے مجبور کریں کہ وہ اپنے اسلامی نظام کے نفاذ کے وعدے کو پورا کرے۔ محض شریعت بل کی منظوری اس کے لیے ناکافی ہے۔ جب تک صحیح طریقے سے قانون سازی نہ ہو اور ہماری عدالتیں شریعت کے مطابق فیصلے کرنے شروع نہ کر دیں۔ ویسے بھی اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل جماعتیں مشروط تعاون کی ذمہ دار ہیں۔ جیسا کہ متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سرپرست اور ممتاز عالم دین جناب مولانا معین الدین لکھوی صاحب ایم۔ این۔ اے نے اسلامی جمہوری اتحاد کے پہلے پارلیمانی اجلاس میں واضح طور پر اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ ہم اس وقت تک تعاون کرنے کے ذمہ دار ہیں جب تک حکومت شریعت کے مطابق کام کرے اور جب اس کے کام شریعت کے

باقی صفحہ ۴۵ پر

ظلم قرآن کے آئینے میں

ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد
جامعہ سلفیہ۔ فیصل آباد

لغوی لحاظ سے ظلم کا معنی یہ ہے۔

"وضع الشئ فی غیر محلہ" یعنی کسی چیز کو اپنی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دینا ظلم کہلاتا ہے۔ یہ بے موقع استعمال کی صورت میں ہو یا زیادتی کے طور پر۔ اس کے دونوں پہلو خیر و برکت سے خالی ہوتے ہیں۔ ارشاد باری ہے۔

"الظلم ظلمات یوم القیامہ"

دنیا میں کیا ہوا۔ ظلم و ستم قیامت کے دن کئی ایک اندھیروں کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔

علماء دین نے ظلم کی تین اقسام بتائی ہیں۔ جو در حقیقت اپنے ساتھ ناانصافی کرنے اور چھری سے خود اپنے ہاتھ کاٹنے کے مترادف ہیں۔ تینوں اقسام کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(الف) اللہ کے ساتھ ناانصافی۔ (ب) ایک دوسرے کے ساتھ زیادتی۔ (ج) اپنی ذات سے بد سلوکی۔

سب سے بدترین ظلم یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کے اقتدار و اختیارات اور ذات و صفات میں کسی کو شریک تسلیم کرے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

یبنی لاَ تشرِک باللہ انَ الشرکَ لظلم عَظیم ---- لقمان
میرے بیٹے: اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ (کیونکہ) شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔
اسی طرح حضرت موسیٰ کی قوم نے جب بچھڑے کو معبود بنا لیا تو اللہ کے ہاں ظالم ٹھہرے۔

اتخذوہ وکانوا ظالمین (اعراف)
اس (بچھڑے) کو انہوں نے معبود بنالیا اور اپنے حق میں ظلم کیا۔
اسی طرح مندرجہ ذیل جرائم ظلم کی فہرست میں شامل ہیں۔
حق بات معلوم ہونے کے بعد باطل کو لات نہ مارنا۔ بلکہ اسے سینے سے لگانا ظالم پیشہ لوگوں کا کام ہے۔

ولئنِ اتبعت اھواءھم من بعد ماجاءک من العلم انک اذاً لمن الظالمین

البقرہ: (۱۴۵)
اور اگر تم باوجود اس کے کہ تمہارے پاس علم آچکا ہے۔ تم انکی خواہشات کے پیچھے چلو گے۔ تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے۔
O حق کا ساتھ دینے کے بجائے حاملین حق کے ساتھ مذاق کرنا اور انہیں برا بھلا کہنا بھی ظالموں کا وتیرہ ہے۔

وقال الظالمونَ اِن تَتّبعونَ الاّ رجلاً مسحوراً (فرقان: ۸)
اور ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک سحرزدہ شخص کی پیروری کرتے ہو۔
O اور اللہ کے نام پر لوگوں کو فریب دینا اور حق کی تکذیب کرنا بھی ظالموں کی فطرت ہے۔

وَمن اَظلم ممن افترٰی علیٰ اللہ کذباً او کذّبَ بالحقِ لماّ جاء ہ
(العنکبوت)

اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ یا جب حق بات اس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کردے۔

O ظالم لوگ بھی ایک دوسرے سے دھوکے بازی اور فراڈ کرنے کا عہد و پیمان کرتے ہیں۔

بَل اِن یَعد الظّالِمونَ بَعضہُم بعضاً اِلاَّ غُروراً (فاطر: ۴۰)

بلکہ ظالم جو ایک دوسرے کو وعدے دیتے ہیں۔ محض دھوکہ اور فریب ہے۔

O ظالم لوگ اللہ کی تعلیم کو بدلنے کے خوگر ہیں۔

فَبدّل الّذینَ ظلَموا قولاً غیرالّذی قِیل لہُم (البقرۃ)

پس جو لوگ ظالم تھے انہوں نے اس بات کو جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ ایک دوسری بات سے بدل دیا تھا۔

O حق کے خلاف سازش کرنا اور اسکیمیں بنانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

واَسرّوا النّجوی الّذینَ ظلمُوا (انبیاء)

اور ظالم لوگ (آپس میں حق کے خلاف) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں۔

O اللہ کی آیات کا کھلم کھلا انکار کرتے ہیں۔ اس میں ظالم پیش پیش ہوتے ہیں۔

وما یجحد بایاتنا الاَّ الظّالمُون (عنکبوت: ۴۹)

اور ساری آیات سے وہ لوگ انکار کرتے ہیں جو ظالم پیشہ ہوتے ہیں۔

O اپنے نفس کی بندگی اور خواہشات کی پیروری کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

بَل اتبعَ الّذینَ ظلَمُوا اَھوآء ھُم بِغیرِ عِلم (روم:۲۹)

بلکہ جو ظالم ہیں۔ بے سمجھے اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں۔

O دنیا میں "بابرا بہ عیش کوش عالمے دوبارہ نیست" کے ڈنکے بجانا انہی کا شیوہ ہے۔

وَاتبعَ الّذینِ ظلموا مَا أترِفُوا فیہ (ہود:۱۱۶)

اور جو ظالم تھے۔ وہ انہی باتوں کے پیچھے لگے رہے۔ جن میں عیش و آرام تھا۔

O اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدوں کی پرواہ نہ کرنا۔ بلکہ ان سے تجاوز کرنا ظالموں کا کردار ہے۔

وَمن یتَعَدّ حُدُودُاللہِ فأولئک ھُم الظّالموُنَ (البقرہ: ۲۲۹)

جو لوگ اللہ کے حدود سے باہر نکل جائیں وہ ظالم ہیں۔

O اقتدار مل جانے کے بعد اللہ کے قوانین نافذ نہ کرنا یہی ظالمانہ رویہ ہے۔

وَمن لَم یحکمُ بِماَ اِنزَلَ اللہُ فأولئکَ ھُمُ الظّالِموُن

(مائدہ:۴۵)

جب اللہ سے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے۔ وہی ظالم اور بے انصاف ہیں۔

اس لیے

قیامت کے دن ان کی عذر خواہی قبول نہیں ہو گی۔

يومَ لاَ ينفعُ الظّالمينَ معذرتهم (مومن: ٦٢)

اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

بلکہ

ہمیشہ لعنت زدگی سے دوچار ہوں گے اور برے مقام یعنی جہنم میں رہیں گے۔

ولهم اللّعنةُ ولهم سوء الدّار (مومن: ٤٥)

اس کے علاوہ

ہمیشہ رہنے والے عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

آلا انّ الظّالمينَ في عذاب مُقيم (شوریٰ: ٤٥)

خبردار! ظالم لوگ ہمیشہ کے عذاب میں پڑے رہیں گے۔

اور

وہاں کوئی ان کا جگری یار یا سفارشی کام نہیں آئے گا۔

مَا للظّالمينَ من حَميم ولاَ شَفيع يُطاعُ (مومن: ۱۸)

ظالموں کا وہاں کوئی دوست نہیں ہو گا۔ اور نہ کوئی سفارش کرنے والا جس کی بات قبول کی جائے۔ جہنم میں بے یار و مددگار پڑے عذاب کا مزہ چکھتے رہیں گے۔

فَذوقُوا فَما للظّالمينَ من نَصير (فاطر: ۳۷)

تو اب مزے سے عذاب چکھو۔ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ظلم سے بچنے کی توفیق دے۔ (آمین)